روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 14 مارچ 2016ء 4 جمادی الثانی 1437 ہجری 14 امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 61

بخششوں کی کان

کبھی نکلے نہ دل سے یاد تیری
کبھی سر سے نہ تیرا دھیان نکلے
نہ کی ہم نے کبھی کچھ مانگنے میں
مگر تم بخششوں کی کان نکلے
سمجھتا تھا کہ ہوں صید مصائب
مگر سوچا تو سب احسان نکلے

(حضرت مصلح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(۵) پانچواں نشان جوان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے قضاء قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اُس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چندروز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اُس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اُس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اُس کی موت شماتتِ اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اُس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خداتعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خداتعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اُس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اُس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چندروز تک بکلی صحتیاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دُنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں، پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں اُنہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

اس جگہ اس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب میں نے اس لڑکے کے لئے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہئے چنانچہ میں نے چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہو گیا یا یوں کہو کہ مُردہ زندہ ہو گیا۔

(الفضل 8 مئی 2010ء)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2016ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ/ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ (انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔)

4۔ درخواست پر صدر صاحب/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2016ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔

انٹرویو/ ٹیسٹ 7 اور 8/ اگست 2016ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔ انٹرویو کے لئے امیدواران کی فائنل لسٹ 4/ اگست 2016ء کو نظارت تعلیم اور ادارہ میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق (16)

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

سپین میں احمدیہ مشن کا آغاز 1936ء

سپین کی سرزمین پر دین حقہ کے ماننے والوں نے (711ء تا 1492ء) تقریباً آٹھ سو سال تک بڑی شان و شوکت سے حکومت کی۔ اور پھر تاریخ کا عبرتناک باب ہے کہ کس طرح ان کی حکومت نہ صرف ختم ہوئی بلکہ پیروکاران دین حقہ کا بھی وہاں سے کام تمام کر دیا گیا۔

اس دور آخر میں حضرت مصلح موعود کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ تڑپ پیدا کی کہ یہ کھویا ہوا علاقہ واپس دین حق کو ملے۔ چنانچہ آپ نے یکم فروری 1936ء کو محترم ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو قادیان سے روانہ فرمایا۔ آپ 10 مارچ 1936ء کو سپین کے دارالسلطنت میڈرڈ پہنچے۔

محترم ملک صاحب نے زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ میڈرڈ کے مختلف اشخاص تک پیغام حق پہنچانا شروع کر دیا۔ آپ نے 15 مئی 1936ء کو صدر جمہوریہ سپین کو ان کی کامیابی پر مبارکباد کا خط لکھا اور اس میں حضرت مسیح موعود کی آمد کا بھی ذکر کیا۔

ازاں بعد ملکی حالات خراب ہو گئے۔ سپین میں بدامنی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ تاہم آپ بدستور اشاعت احمدیت میں مصروف رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو کامیاب فرمایا اور آپ کے ذریعہ بعض سعید اور سعادت مند روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہو گئیں۔ مکرم مرزا آغا عزیز صاحب نے 21 ستمبر 1936ء کو اپنا سینہ نور احمدیت سے منور کیا اور آپ کے ساتھ کونٹ غلام احمد صاحب نے بھی احمدیت قبول کی۔

نومبر 1937ء کو پورا ملک شدید جنگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ بمباری اور توپوں کے گولوں سے بڑی بڑی عمارات کھنڈرات میں تبدیل ہو گئیں مگر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے سپوت کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھا۔ جب حالات زیادہ ہی خراب ہو گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اٹلی جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس ارشاد پر آپ اٹلی تشریف لے گئے۔

محترم ملک محمد شریف صاحب محترم کونٹ غلام احمد صاحب کی قبول احمدیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

سپین کی خانہ جنگی شروع ہونے سے پہلے میڈرڈ شہر کی تھیوز سافیکل سوسائٹی کے ممبر صاحبان کے علاوہ انفرادی طور پر جن چیدہ چیدہ انسانوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی۔ ان میں سے قابل ذکر یونان کی ایک بہت بڑی شخصیت Count Antoniolo Gothete نامی تھے۔ آپ کا نام حضرت مسیح موعود کے نام پر ہی کونٹ غلام احمد رکھا گیا۔ آپ میڈرڈ شہر کی بار ایسوسی ایشن کے صدر اور یونانی شہریت رکھتے تھے۔ آپ کی اہلیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے نعمت ایمان سے مالا مال کیا۔ ان کا دینی نام آمنہ رکھا گیا۔

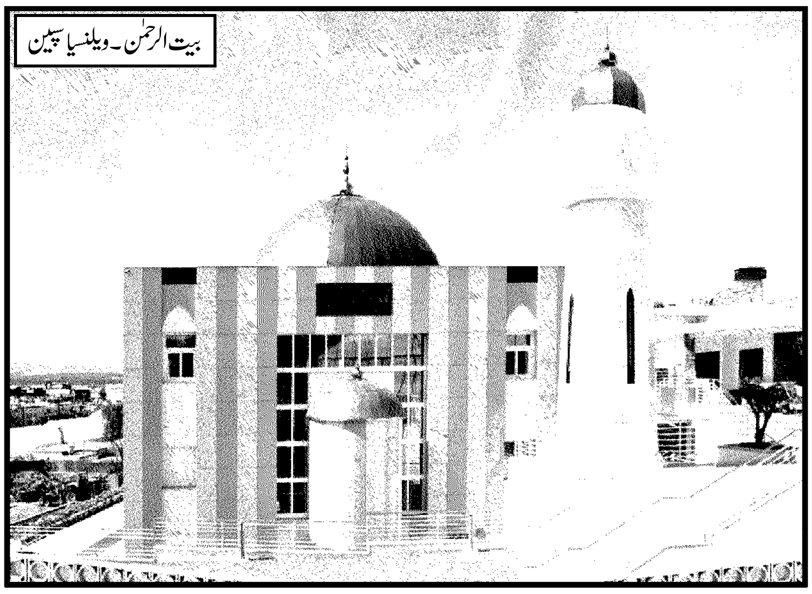

بیت الرحمٰن۔ ویلنسیا سپین

سپین اور اس کا ماحول

دعاؤں کو اپنا سہارا بناؤ

دعاؤں کو اپنا سہارا بناؤ
خدا سے سدا اپنے دل کو لگاؤ
دعا پاک کرتی ہے دل بھی ہمارا
دعاؤں کے پھولوں سے دل کو سجاؤ

....

دعا ہر قدم پر سدا کام آئے
کوئی بھی ہو مشکل خدا کو پکارو
خدا کی محبت ہو پیدا دلوں میں
دلوں کو دعاؤں سے ایسے نکھارو

....

دعا کا خزانہ ملا ہم کو جس سے
وہ مہدی ہیں برحق مسیحا ہمارے
دعاؤں سے ہم نے ہر اک فیض پایا
دعاؤں نے سب کام اپنے سنوارے

....

مِرے پیارے مولا تُو قادر خدا ہے
جو مانگا ہے تجھ سے وہ تُو نے دیا ہے
دعا ہی بنی ہے سدا میری تسکیں
دعا کے سہارے ہی مومن جیا ہے

خواجہ عبدالمومن

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خاں صاحب

بے مثال قومی یکجہتی، افواج پاکستان کی تابناک کامیابی نیز دو احمدی کمانڈروں کے عظیم کارناموں کا نئے اور مستند حوالوں سے معلومات افزا تذکرہ

یوم دفاع پاکستان اس دن کی یاد دلاتا ہے

میجر جنرل (ر) جمشید ایاز بیان کرتے ہیں۔

یوم دفاع پاکستان ہمیں اس دن کی یاد دلاتا ہے کہ جب پاکستان کے شہیدوں، جری جوانوں اور غیور پاسبانوں نے دفاع پاکستان کی خاطر سرحدوں پر اپنی بہادری اور شجاعت کا لوہا منوایا۔ ان کی شجاعت کے ناقابل یقین کارناموں کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ ان کی فرض شناسی اور حب الوطنی جدید جنگوں کی تاریخ میں درخشندہ مقام پر فائز کی جاسکتی ہے۔ ان کا یہی جذبہ شجاعت تھا کہ جس نے پاکستانی عوام کے ساتھ مل کر خود سے پانچ گنا بڑے اور جدید اسلحے سے لیس دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ یہ ایک تاریخی معرکہ تھا، جس میں ہمت اور حوصلے کی بے مثال کہانیوں نے جنم لیا اور پوری دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ پاکستان کی عوام اور افواج دشمن کے عزائم کے آگے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہوئے۔"

(جنگ سنڈے میگزین خصوصی شمارہ 6 ستمبر 2015ء)

جب بھارتی فوج لڑکھڑا کر بھاگی

بریگیڈیئر (ر) مظفر علی خان زاہد (ستارہ جرأت) کا بیان۔

"جہاں تک کشمیر کے محاذ کا تعلق ہے تو وہاں چھمب میں پاکستان آرمی نے بھارتی فوج کو شکست دی۔ اس حملے میں بھارتی فوج یوں لڑکھڑا کر بھاگی کہ اپنا اسلحہ وسامان اپنے مورچوں میں ہی چھوڑ گئی۔ بھارتی سینا جتنی تعداد میں اپنی توپیں چھوڑ کر بھاگی اس سے پاکستان نے اپنے توپ خانے کی دو فیلڈ رجمنٹیں کھڑی کیں۔ اس طرح پاکستان کے نڈر اور جان باز جوانوں نے اکھنور سیکٹر میں 350 مربع میل اور کوٹلی سیکٹر میں 16 مربع میل بھارتی علاقے پر قبضہ کرلیا۔"

(جنگ سنڈے میگزین خصوصی شمارہ 6 ستمبر 2015ء)

جنرل اختر ملک کی یکم ستمبر 1965 کی پیش قدمی

حنیف خالد اپنے کالم اس شجاعت کا تجھے کیا میں صلہ پیش کروں...... میں تحریر کرتے ہیں:۔

"1965ء کے اوائل میں ہی جب پاک بھارت سرحدوں پر کشیدگی بڑھ گئی تھی اور پاک فضائیہ مکمل جنگی حالت میں تھی، تو یکم ستمبر 1965ء کو میجر جنرل اختر ملک چھمب کے محاذ پر سرحد عبور کر کے جوڑیاں اور اکھنور کی جانب پندرہ میل تک پیش قدمی کر چکے تھے۔ پاک فضائیہ کے دو طیارے ممکنہ فضائی حملوں کے پیش نظر محو پرواز تھے۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر بھارتی طیارے فضا میں پہنچے۔ تو آن کی آن میں پاک فضائیہ کے دونوں سیبر، دشمن طیاروں پر لپکے۔ ایک طیارہ اسکواڈرن لیڈر رفیقی اور دوسرا فلائٹ لیفٹیننٹ امتیاز بھٹی اڑا رہے تھے اچانک رفیقی نے تین بھارتی طیاروں کو اپنی جانب آتے دیکھا، تو نشانہ لے کر دو طیاروں کو چشم زدن میں ڈھیر کر دیا، جب کہ تیسرا طیارہ امتیاز بھٹی نے مار گرایا۔"

(جنگ سنڈے میگزین مورخہ 6 ستمبر 2015ء)

جنرل اختر حسین ملک کو بے حد پذیرائی ملی

مضمون نگار محمد اشرف گوجر لکھتے ہیں۔

ماضی میں پاک فوج کے سپہ سالار جنرل محمد ایوب خان کو مردحریت کا خطاب اس وقت ملا جب انہوں نے 6 ستمبر کو بھارتی جارحیت کے جواب میں ریڈیو پر اپنی ولولہ انگیز تقریر میں جرأت مندانہ انداز میں کہا تھا کہ "...... بھارتی حکمران شروع سے ہی پاکستان کے وجود سے نفرت کرتے رہے ہیں...... ہندوستان کے حکمران شاید نہیں جانتے کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے......" لیکن جب وہ محاذ پر جیتی ہوئی جنگ کے ثمرات سمیٹے بغیر "معاہدہ تاشقند" میں ملکی مفادات کے خلاف شرائط مان کر وطن آئے تو انہوں نے فیلڈ مارشل کا ٹائٹل تو اپنا لیا لیکن وہ جنگ جیتنے کے باوجود قوم کی آنکھوں میں عزت وتکریم کھو چکے تھے...... جنگ ستمبر 1965ء میں شاندار خدمات سرانجام دینے والے جنرل اختر حسین ملک کو بھی بے حد پذیرائی ملی۔"

(روزنامہ جنگ 21 ستمبر 2015ء)

عساکر پاکستان کی عہد آفریں کامیابی

آیئے اس شاندار اداریے کا ایک حصہ پڑھتے ہیں:۔

"بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں آزاد کشمیر اور پاکستان کی بہادر فوج کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کا بدلہ لینے کیلئے کل صبح سویرے سیالکوٹ اور ضلع لاہور کے تین علاقوں میں بین الاقوامی سرحد عبور کر کے جارحانہ حملہ کیا تھا۔ لیکن سب مقامات پر پاکستان کی شیر دل فوج نے دشمن کو بری طرح پسپا کر دیا۔ دشمن کو ہر محاذ پر بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ پاکستانی فوج نے اس مؤثر اور جوابی فوری کارروائی سے ایک مرتبہ پھر یہ ایمان افروز حقیقت واشگاف کر دی ہے کہ پاکستان کی بہادر فوج اپنی ذمہ داری سے قابل فخر طور پر عہدہ برآ ہورہی ہے۔ اپنی بہادر فوج کی اس شاندار کارکردگی پر اہل پاکستان جتنا بھی فخر کریں، کم ہے۔"

(از اداریہ نوائے وقت مورخہ 8 ستمبر 1965ء)

جی ٹی روڈ کے متعلق بھارت کے خطرناک عزائم

صحافی زاہد علی خان اپنے مضمون "چونڈہ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا" میں لکھتے ہیں:۔

7 ستمبر 1965ء کو بھارتی فوج کے جنرل نے بزدلانہ انداز میں چار ڈویژن فوج جس میں ٹینک، بکتر بند اور توپ خانہ ڈویژن بھی شامل تھے کے ساتھ سیالکوٹ کے علاقہ پر حملہ کر دیا تاکہ پہلے مرحلہ میں سیالکوٹ اور پسرور کے درمیان سے ریلوے لائن کا رابطہ توڑ دیا جائے اور بعد ازاں وزیر آباد پہنچ کر جی ٹی روڈ پر قبضہ جما کر فوج کی نقل وحمل کو کنٹرول کرلیا جائے۔ بھارتی فوج چھ سو ٹینک اور بکتر بند کے ساتھ ورکنگ باؤنڈری عبور کرتے ہوئے ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کے قصبہ چونڈہ کے نواحی دیہات، پھلورہ اور گڈگور تک آ گئی جہاں پر پاکستانی دستے جس میں ٹینک، توپ خانہ اور دیگر شامل تھے نے بھارتی حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کیا۔"

قصبہ چونڈہ میں ایک یادگار پارک کی تعمیر

قلمکار زاہد علی خان آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"قصبہ چونڈہ میں جنگ ستمبر کی یاد میں ایک پارک بنایا گیا ہے جس میں ایک جنگی طیارہ، ایک ٹینک اور دو توپیں رکھی گئی ہیں۔ اس پارک کے قریب واقع قبرستان میں اس جنگ کے گیارہ شہید اپنی پاک سرزمین میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ چونڈہ سے پانچ کلومیٹر شمال مشرق کی طرف قصبہ پھلورہ کے چوک میں بھارتی ٹینک آج بھی پڑا ہے جو جنگ ستمبر کی یاد دلاتا ہے۔" (کالم نمبر 2)

(نوائے وقت سنڈے میگزین یوم دفاع ستمبر مورخہ 6 ستمبر 2015ء صفحہ 15)

معرکہ چونڈہ 1965ء

مندرجہ بالا عنوان کے تحت میجر جنرل (ر) شفیق احمد اعوان (جو غالباً بطور میجر جنگ 1965ء میں چونڈہ کے محاذ پر دشمن کے خلاف صف آراء تھے) اپنے معلوماتی مضمون (مطبوعہ نوائے وقت) کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

"1965ء کی جنگ متعدد محاذوں پر لڑی گئی، ہندوستان کا سب سے بڑا اور خطرناک حملہ سیالکوٹ کے محاذ پر ہوا تھا۔ جس کا مقصد لاہور، گوجرانوالہ شارع کو کاٹنا تھا۔ یہ حملہ ہندوستان کے چار ڈویژن ایک لاکھ فوج نے کیا جن میں ان کا مایہ ناز فرسٹ بکتر بند ڈویژن بھی شامل تھا جو تین سو سے زائد ٹینکوں سے لیس تھا۔ 7 ستمبر 1965ء کو عین سرحدوں پر مختصری لڑائی کے بعد ہندوستان کے بکتر بند ڈویژن نے بھرپور کوشش کی کہ آگے بڑھ کر پاکستانی فوج کو شکست دے اور اپنا ہدف حاصل کرے۔ 24 انفنٹری بریگیڈ (زیر کمان بریگیڈ عبدالعلی ملک۔ ناقل) کو حکم ملا کہ دشمن کی پیش قدمی کو روکے۔ ہماری فوج کی ایک مایہ ناز رجمنٹ 25 کیولری (جس کے کمانڈنگ آفیسر کرنل نثار تھے) نے ہراول دستے کا کام کرتے ہوئے بے پناہ دلیری اور مہارت کے ساتھ دشمن کو نہ صرف روکا بلکہ پیچھے دھکیل دیا۔ (کالم نمبر 1)

بریگیڈیئر عبدالعلی کی کامیابیوں کا بیان

جنرل (ر) شفیق احمد اعوان اپنے متذکرہ مضمون میں تحریر کرتے ہیں۔

پاکستان 24 بریگیڈ جو چونڈہ کا دفاع کر رہا تھا 4 پلٹنوں پر مشتمل تھا۔ جو 25 کیولری، 2 پنجاب رجمنٹ، 14 بلوچ رجمنٹ اور 3 ایف ایف رجمنٹ پر مشتمل تھا۔ اس بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک تھے۔ اب وقت آ گیا تھا کہ بریگیڈ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائے اور اپنے سے تین گنا دشمن کا سامنا کرے۔ (کالم نمبر 3)

ہندوستانی حملہ اور الٰہی معجزہ

جنرل (ر) شفیق احمد اعوان لکھتے ہیں۔

18 ستمبر کو ہندوستانی حملہ کی کارروائی رات 8 بجے شروع ہوگئی۔ سب سے پہلے تو ایک معجزہ نمودار ہوا کہ دشمن کا 58 بریگیڈ پوری رات بھٹک کر گھومتا رہا اور اپنے ہدف تک پہنچ ہی نہ سکا۔ ہندوستانی مؤرخوں کے مطابق وہ بھولے بھٹکے غلطی سے اپنی ہی ایک پلٹن (5 جاٹ) کے ساتھ الجھ

پڑے اپنے ہاتھوں جانی نقصان اٹھایا۔ وہ صبح تک سنبھل نہ سکے اور آپریشن سے باہر رہے۔'' (کالم نمبر4) آگے چل کر لکھتے ہیں۔

58 بریگیڈ کا دوسرا حملہ ان کی جموں وکشمیر پلٹن نے 3 ایف ایف رجمنٹ کی (ڈی کمپنی) پر کیا جو گاؤں جانیوالی میں مامور تھی۔ یہ کمپنی راقم کمان کر رہا تھا۔ میری کمپنی دشمن کے انتظار میں پوری تیار حالت میں تھی ہمارے ہتھیاروں کے فائر کھلتے ہی دشمن بھاگ نکلا ...... اس بریگیڈ کا تیسرا حملہ 6 مرہٹہ پلٹن کا شروع میں کامیاب رہا اور وہ چونڈہ ریلوے سٹیشن تک پہنچنے میں کامیاب رہے لیکن وہاں 3 ایف ایف رجمنٹ کے بٹالین ہیڈ کوارٹرز کے جیالوں نے ان کو روک دیا۔ چند گھنٹوں تک وہاں دستی لڑائی ہوتی رہی ...... 3 ایف ایف کے کرنل نے اپنی نفری کی کمی کی بدولت بریگیڈ (کمانڈر عبدالعلی ملک۔ ناقل) سے مدد مانگی جنہوں نے 2 پنجاب کی ایک پلاٹون کی کمک بھیجی جو لڑائی میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ کمانڈنگ آفیسر نے میری کمپنی کو حکم دیا کہ ہم پیچھے سے مرہٹوں پر فائر کھول دیں۔ یہ فائر 6 مرہٹہ کیلئے آخری تنکا ثابت ہوا۔ وہ حوصلہ ہار گئے اور 19 ستمبر 1965ء کی پو پھوٹتے ہی پسپائی کرنے لگے۔ علی الصبح 6 پہاڑی ڈویژن (ہندوستانی۔ ناقل) اپنے بھرپور حملہ سے دستبردار ہو کر مکمل طور پر پسپا ہو گیا۔''

(مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2015ء)

بریگیڈیئر اسماعیل کی جگہ جنرل ٹکا خان

میجر (ر) معین باری جو ستمبر 1965ء میں سیالکوٹ محاذ پر موجود تھے اپنے مضمون ''جنگ ستمبر پر ایک نظر'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''آج کل ہم جنگی مورچوں میں تھے۔ 26 بھارتی ڈویژن نے جموں سے کوچ کیا اور سیالکوٹ پر حملہ آور ہوئی۔ اس وقت سیالکوٹ شہر کے دفاع میں 15 انفنٹری ڈویژن تھی ...... جسڑ برج اور اس ایریا کے دفاع کے لئے 115 پیرا بریگیڈ کو تعین کیا ہوا تھا جس کی بریگیڈیئر ظفر الدین کمان کر رہے تھے۔'' (کالم نمبر1)

آگے چل کر معین باری لکھتے ہیں۔

''15 ڈویژن کے ایکٹنگ جی او سی بریگیڈیئر اسماعیل نے حکم دیا کہ پل (جسڑ پل۔ ناقل) اڑا دیا جائے۔ اس وقت پاکستان کی تین کمپنیاں پل کے اس پار تھیں۔ انہیں حکم دیا کہ دریا تیر کر پار کرو۔ تیرتے ہوئے تقریباً ایک سو فوجی شہید ہو گئے۔ ان مجاہدین کا خون کس کی گردن پر ہو سکتا ہے۔ جنرل موسیٰ کے گردن پر جس نے اپنے دوست بریگیڈیئر اسماعیل سپلائی کور کے افسر کو جنگ کے دنوں میں انفنٹری ڈویژن کی کمان سونپ دی یا بریگیڈیئر اسماعیل پر جس نے اپنے سٹاف افسروں کے منع کرنے پر بھی جسڑ پل کو اڑا دینے کا حکم دیا۔ یہی بریگیڈیئر اسماعیل تھے۔ جنہوں نے 7 ستمبر کو 15 ڈویژن کو سیالکوٹ فرنٹ سے سمبڑیال پسپائی کا حکم دیا تھا اسی وجہ سے انہیں سبکدوش کر کے جنرل ٹکا خان کو بھیجا گیا۔ جنرل ٹکا نے آتے ہی حکم دیا ''ہم خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے۔ ایک انچ پسپائی نہ ہوگی۔'' (کالم نمبر2)

دشمن کی راہ میں عبدالعلی ملک کی فوج حائل ہوگئی

معین باری بتاتے ہیں۔

''اب بھارتی کمانڈ نے جسڑ پل کی سمت سے حملہ آوری کی شبہ دے کر چاروا کی سمت بھرپور حملہ کر دیا۔ ان کے راستے میں جنرل عبدالعلی کی فوج پڑی تھی۔ اس فوج نے بھارتی آرمرڈ ڈویژن کا حملہ روک لیا لیکن بھارتی آرمرڈ ڈویژن اور دو انفنٹری ڈویژنوں نے پھلورا اور چاروا کی سمت پیش قدمی جاری رکھی ...... 8 ستمبر بھارتی آرمرڈ ڈویژن چوبارہ، گڈ گور اور پھلورا پر قابض ہو گئی۔'' (کالم نمبر 2 اور 3)

8 ستمبر کا کامیاب اور ریکارڈ توڑ معرکہ

معین باری تحریر کرتے ہیں۔

''8 ستمبر کے دن بریگیڈیئر عبدالعلی کمانڈر 24 بریگیڈ نے 25 کیولری اور پنجاب کمپنی کو حکم دیا کہ وہ بھارتی بکتر بند دستوں کو آگے بڑھنے سے روکیں۔ اب یہاں پر یعنی چونڈہ اور گڈ گور کے ارد گرد جو جنگیں ہوئیں انہوں نے ورلڈ وار کے بعد آرمرڈ وار کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔''

(نوائے وقت مورخہ 10 ستمبر 2015ء اداری صفحہ)

چونڈہ محاذ کا ذکر

بریگیڈیئر (ر) مظفر علی خان زاہد (ستارہ جرأت) کی زبانی بھارتی گرینڈ سٹریٹجی کا ماسٹر پلان اور میدان چونڈہ کی اہمیت وکامیابی کا حال سنیئے۔

لاہور پر حملے کے چوبیس گھنٹے بعد بھارتی فوج نے تقریباً پانچ سو ٹینک اور پچاس ہزار سپاہیوں کے ساتھ سیالکوٹ پر اچانک حملہ کر دیا تھا۔ پاکستان کی طرف سے صرف سوا سو ٹینک اور تقریباً 9 ہزار جوان میدان میں آئے۔ بھارتی منصوبہ یہ تھا کہ پہلے جسڑ پھر سچیت گڑھ پر حملہ کیا جائے۔ یوں ہر دو مقامات پر پاکستانی فوج الجھ جائے گی، تو حملہ آور فوج درمیان سے گزر کر پسرور سے ہوتی ہوئی جی ٹی روڈ تک پہنچ جائے گی...... 7 اور 8 ستمبر کی درمیانی شب بھارتی فوج نے چونڈہ کے محاذ پر حملہ کر دیا۔ اس محاذ پر پیدل فوج کی دو بٹالینز اور ایک آرمڈ رجمنٹ دشمن کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ جنگ کا میدان گرم ہوا، تو پاکستان کے صرف 30 ٹینکوں نے بھارت کے ایک سو دیوہیکل ٹینکوں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ دشمن کا پروگرام 24 گھنٹے کے اندر چونڈہ سے آگے بڑھ جانا تھا۔ مگر اب 72 گھنٹے بعد بھی وہ ایک انچ آگے نہ بڑھ سکا تھا۔ چنانچہ وہ مزید کمک کے ساتھ میدان میں اتر آیا اور اس طرح دوسری عالمی جنگ کے بعد ٹینکوں کی جنگ کا دوسرا بڑا میدان گرم ہوا۔ جنگ لاہور کے بعد میں معرکہ چونڈہ میں پاکستان آرمی کی عظیم کامیابی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کے محاذ کا سب سے بڑا میدان جنگ بن کر ابھرا تھا۔'' (کالم نمبر2 اور 3)

بھارت کا خطرناک ماسٹر پلان اور جنگی سامان

بریگیڈیئر (ر) مظفر علی خان اب ایک اور ہوشربا تفصیل بیان کرتے ہیں۔

بھارت کا ایک ٹینکوں کا ڈویژن، فوج کی ایک پوری کور، یعنی تین ڈویژن انفنٹری اور دیگر امدادی یونٹوں سے لیس لشکر، فضائیہ کی چھتری تلے، ایک طاقتور تھرسٹ (Thrust زبردست یلغار کے ذریعہ مخالف فوج کو پیچھے دھکیل کر اپنا راستہ صاف کرنا۔ ناقل) کے ذریعے چونڈہ، ظفر وال، پسرور، ڈسکہ، جی ٹی روڈ اور گوجرانوالہ کو کاٹتا ہوا حافظ آباد اور فیصل آباد پر بجلی کی برق رفتار سے قبضے کے بعد، ساہیوال پر قابض ہو کر، ایک طرف ملتان میں پاکستان کی اسٹرائیک فورس کا لاہور کی طرف راستہ منقطع کرتے ہوئے اور دوسری طرف اوکاڑہ پر قبضہ کر کے لاہور کو پوری طرح Encircle کرنا چاہتا تھا۔ اس دوران امرتسر کی طرف سے پیش قدمی کرتی ہوئی لاہور پر حملہ آور کور، جس کے دو ڈویژن جی ٹی روڈ اور برکی روڈ کے علاوہ بیدیاں اور قصور سے پیش قدمی کرتے ہوئے چونیاں اور چھانگا مانگا سے ہو کر پہلے سے ہی چوہنگ سے لے کر اوکاڑہ تک جی ٹی روڈ پر قبضہ کر کے لاہور کو پوری طرح Seal کرنے کی منصوبہ بندی کر چکے تھے...... یہ بھارتی گرینڈ اسٹریٹجی کا ایک ماسٹر پلان تھا، جس کو چونڈہ میں مقیم بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) زیر کمان، 24 بریگیڈ نے ایسے پاش پاش کر دیا کہ جیسے کوئی خواب چکنا چور ہوتا ہے۔ جب بھارتی ٹینک چونڈہ ظفر وال محاذ پر اچانک حملہ آور ہوئے، تو کرنل نثار نے، جو ٹینکوں کی 25 کیولری رجمنٹ کی کمانڈ کر رہے تھے، حملہ آور ٹینکوں کی مزاحمت پر بپھرے ہوئے شیر کی طرح کی ...... اور دیکھتے ہی دیکھتے چشم فلک نے یہ کرامت بھی برپا ہوتے دیکھی کہ پاکستان کی فضائیہ اور زمین پر 24 بریگیڈ (جس کے کمانڈر۔ عبدالعلی ملک تھے۔ ناقل) کے غازیوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی گونج میں بھارتی آرمڈ ڈویژن اور ان کے ٹینکوں کو ایسا قبرستان بنا دیا کہ جسے بھارتی فوج لاکھ چاہے بھی، تو کبھی نہ بھلا سکے گی۔''

(از تحریر ''جنگ جو ہم نے جیتی'' جنگ سنڈے میگزین خصوصی شمارہ مورخہ 6 ستمبر 2015ء صفحہ 6)

عوارض دور ہو گئے

مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب تحریر کرتے ہیں:

خلافت خامسہ کے دور کے ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا خلافت کی برکات اور ان کے معجزات سے گہرا تعلق ہے۔ چند سال پہلے کی بات ہے کہ میری نظر شوگر کے مرض کی وجہ سے بتدریج بہت کمزور ہو رہی تھی۔ میں دعا کی درخواست کرنے کی غرض سے حضورِ انور سے ملاقات کرنے لندن گیا اور حضور کو اپنی تکلیف بتائی۔ میری گزارش سننے کے بعد حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر اپنی نشست سے اُٹھے اور میری آنکھوں پر اپنی خلافت کی انگوٹھی کا لمس فرمایا اور دعا کی۔ معجزانہ طور پر میری نظر بہتر ہوگئی اور میں اب تک بغیر عینک کے دیکھ اور پڑھ سکتا ہوں۔ اسی طرح سے ایک وقت ایسا آیا کہ اندرونی بیماریوں کی وجہ سے میری ٹانگوں میں شدید درد شروع ہو گیا اور مجھے چلنے پھرنے میں انتہائی دشواری محسوس ہوتی تھی۔ میں اُن دنوں اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی گیا ہوا تھا۔ حضور بھی اُن دنوں جرمنی کے سالانہ جلسہ کے لئے جرمنی تشریف لائے تو وہاں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دورانِ ملاقات میں نے ذرا بے تکلفی کے انداز میں حضور سے ذکر کیا کہ حضور یہ میری وہی ٹانگیں ہیں جن پر اپنے قدم مبارک رکھ کر حضرت مصلح موعود اپنے گھوڑے پر سوار ہوا کرتے تھے اور یہی وہ ٹانگیں ہیں جنہیں 1974ء کے ہنگاموں میں غیر احمدیوں نے انتقام کی غرض سے توڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ بس آپ دعا کریں کہ یہ ٹانگیں اس عمر میں میرا ساتھ نہ چھوڑیں۔ اس پر حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام واقعات اور حالات انہیں لکھ کر بھجیوں۔ چنانچہ خاکسار نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے سٹروک کے حملہ کے باوجود خاکسار ابھی تک اس قابل ہے کہ چل پھر سکتا ہے اور کسی کی محتاجی نہیں ہے۔

(روزنامہ الفضل 22 جنوری 2014ء)

بقیہ از صفحہ 5: ہومیوپیتھی

میں جا کر سوئی پھنس گئی۔ اسے سلیشیا دی گئی تو سوئی جسم سے باہر آ گئی۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) چوٹی کے سرجن ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے سوئی والے کیس میں آپریشن خطرناک تھا۔ اسے سلیشیا شروع کروادی گئی۔ سوئی نے انتڑیاں پار کیں۔ چربیاں پار کیں اور جسم سے باہر آ گئی۔ ایسے کیس اتنی دفعہ سامنے آئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ نے کیسا نظام رکھا ہے۔

(ہومیوپیتھی کلاس 19۔ الفضل 3 جولائی 1994ء)

مکرم ڈاکٹر ہومیو مقبول احمد صدیقی صاحب

ہومیوپیتھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے

ہر ہومیو دوا انفرادی طور پر بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دیتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہومیو کلاس نمبر 92 میں فرماتے ہیں:

جب تک خدا کی ہستی نہ ہو اس وقت تک ہومیوپیتھی ہو نہیں سکتی ...... ہومیو پیتھک کوئی Quackry نہیں ہے۔ بلکہ مشاہدہ ہے اور مشاہدہ کے نتیجے میں یہ انگلی جہاں ہمیں پہنچاتی ہے۔ ہمیں پہنچنا پڑتا ہے اور جا رہی ہے اللہ کی طرف یہ بڑے مزے کی بات ہے۔ (الفضل 27 جولائی 1996ء)

ہومیوپیتھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جسے صرف حضور نے ہی بیان کیا ہے بلکہ ہومیوپیتھی کے بانی ہانمن اعظم اور بعد میں آنے والے تمام نامور ڈاکٹرز نے برملا اپنی کتب میں اظہار کیا ہے کہ ہومیوپیتھی ہمیں خدا تعالیٰ کے موجود ہونے کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے۔ چنانچہ حضور نے ہومیو کلاس نمبر 60 میں فرمایا ہے کہ ہانمن اعظم خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل تھا۔

پاکستان کے مشہور ہومیو پیتھک ڈاکٹر عابد حسین آف سرگودھا نے اپنی کتاب ''ہومیوپیتھی کے راز'' کے شروع میں ہی ڈاکٹر کینٹ کے یہ الفاظ لکھے ہیں۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتا وہ کچھ اور تو ہوسکتا ہے مگر سچا ہومیو پیتھ نہیں''۔

(عظیم کینٹ)

پھر اس کتاب کا انتساب یوں لکھتے ہیں:۔

عظیم ہومیو پیتھ ڈاکٹر کینٹ کے نام جس نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اصول بالمثل سے دے کر ہومیوپیتھی کا فرض ادا کر دیا۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ کس طرح ہومیوپیتھی سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ ہمیں اپنی ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن چونکہ اس کی طاقتوں اور قدرتوں کے اثرات جو اس دنیا میں اور لوگوں پر پڑ رہے ہوتے ہیں اس سے ہم قطعی اور یقینی طور پر جان لیتے ہیں کہ کوئی ایک ہستی یا وجود ایسا ضرور ہے جو سارا نظام کائنات ایک منظّم طریق پر چلا رہا ہے اور الہام یا دعا کے ذریعے اس کی ہستی کا قطعی ثبوت بھی مل جاتا ہے اسی طرح ہومیو پیتھک دوا بھی اگرچہ نظر نہیں آتی تاہم ان دواؤں کے اثرات اس قدر قطعی اور یقینی ہیں کہ اس کا انکار کوئی بھی نہیں کرسکتا۔

مثلاً اگر ہومیو پیتھک دوا جو لیکوئڈ فارم میں ہوتی ہے 30 یا 200 یا 1000 طاقت وغیرہ وغیرہ کی ہو تو اگرچہ ہمیں لیکوئڈ فارم میں الکوحل یا ڈسٹلڈ واٹر تو نظر آئے گا تاہم اس میں موجود یا اس میں ملی ہوئی اصل ہومیو پیتھک دوا قطعاً نظر نہیں آئے گی نہ ہی اس دوا کا کوئی ذرہ یا ذائقہ یا رنگ نظر آئے گا۔

حضور فرماتے ہیں:

کسی بھی دوا کی 23 ویں طاقت کے بعد جو دوا بنتی ہے اس میں اصل مادے کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔ (الفضل 2/اپریل 1994ء)

غور کیجئے عموماً ہومیو ڈاکٹرز 30 طاقت یا 200 طاقت میں کسی بھی دوا کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً سلفر 30 یا نکس وامیکا 200 ان دواؤں کی شیشی پر لگے لیبل سے ہی ہم جانتے ہیں کہ اس دوا میں سلفر 30 پڑی ہوئی ہے یا نکس وامیکا 200 وگرنہ ان شیشیوں کے اندر پڑی ہوئی الکوحل سے یا ڈسٹلڈ واٹر سے کوئی بھی ہومیو ڈاکٹر یا کوئی بھی لیبارٹری یا کوئی بھی سائنسی آلہ ثابت نہیں کرسکتا کہ اس میں کون سی دوا ہے۔

یہ دوا لاکھوں، کروڑوں، اربوں پردوں میں چھپی ہوتی ہے لیکن جب ہم اس دوا کو استعمال کرتے ہیں تو اس دوا کے اثرات اس قدر زبردست ہوتے ہیں کہ اس سے قطعاً کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

چنانچہ حضور ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

جتنی ہلکی دوا ہو اتنا ہی طاقتور اثر دکھائے گی کوئی ایسا نظام ہے جو خلیوں کو حکم دیتا ہے یہ سارا نظام روحانی ہے۔ (الفضل 18 مئی 1994ء)

ہومیو دوا اگر 1 طاقت کی ہو تو اس میں اصل مادی دوا شامل ہوتی ہے تاہم دوا اگر اور ہلکی ہو مثلاً 6 طاقت کی تو اس میں مادی دوا کا بہت ہی کم حصہ رہ جاتا ہے 23 طاقت کے بعد کی طاقتوں میں تو مادی دوا کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا تاہم غور طلب بات یہ ہے کہ اب جتنی بھی مزید دوا ہلکی ہوتی جائے گی اس کا اثر بجائے کم ہونے کے اتنا ہی زیادہ اور تیز ہو جائے گا۔ 1000 طاقت یا 1 لاکھ طاقت تو بعض اوقات اس قدر شاندار اثرات دکھاتی ہیں حتیٰ کہ محض ایک خوراک سے ہی بڑی بڑی امراض کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہومیو کلاس 63 میں فرماتے ہیں:۔

ہومیو دوا اتنی کمزور ہوتی ہے کہ جس زہر سے بنائی جاتی ہے وہ ختم ہو کر رہ جاتا ہے اور محض یادسی باقی رہ جاتی ہے۔ اگر خدا نہیں ہے تو یہ نظام جھوٹ ہے یہ اتنا لطیف نظام ہے کہ روح کے تصور کے بغیر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اصل دوا کا موجود ہونا تو کجا واہمہ کا موجود ہونا بھی ممکن نہیں پھر بھی دوا بھرپور اثر کرتی ہے۔ (الفضل 15/اپریل 1995ء)

درج بالا سطور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اصل ہومیو دوا اور اس کے اجزاء ہمیں ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے مگر چونکہ ان دواؤں کے فوائد اور اثرات یقینی ہوتے ہیں بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے وہ بھی اگرچہ ظاہری نظروں سے ہمیں نظر نہیں آتا مگر اس خدا کے قریب آنے کی جو بھی کوشش کرتا ہے دعا کے ذریعے وہ قطعی طور پر پہچان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

ہومیوپیتھی کی تمام ادویات مجموعی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی سے ہمیں آگاہ کرتی ہیں تاہم یہ یاد رہے کہ ہومیوپیتھی کی ہر دوا انفرادی طور پر بھی ایک ثبوت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کے ہونے پر جس طرح انسانی جسم اور اس کی تخلیق میں ایک ترتیب پائی جاتی ہے اسی طرح ہر ہومیو دوا میں بھی ایک ترتیب اور ایک نظم پایا جاتا ہے۔ ہر دوا کی بیسیوں، سینکڑوں علامات ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں۔

اب جونہی یہ بیسیوں، سینکڑوں علامات کسی انسان میں پیدا ہوتی ہیں تو ہم فوراً اس کی ایک بالمثل دوا اس مریض کو دے دیتے ہیں اور وہ مریض شفا پا جاتا ہے ایک ہی دوا نے مریض کی ساری بیماریوں کو کیسے دور کر دیا۔ ڈاکٹر عابد حسین صاحب لکھتے ہیں:۔

ڈاکٹر کینٹ فرماتے ہیں کہ ہر مفرد دوا میں ایک واحد مریض کی تمام و کمال علامات پائی جاتی ہیں دوا اور مریض کی علامت کی یہ مماثلت اس قدر حیرت انگیز طور پر مشابہت رکھتی ہے کہ بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ یہ مماثلت خود بخود نہیں پیدا کی گئی بلکہ ایک رحیم خالق نے اپنی مخلوق کے باضابطہ علاج کے لئے یہ مماثلت خود جان بوجھ کر پیدا کی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ پکار اٹھتے ہیں کہ کیا اب بھی کوئی چیز تمہیں خدائے واحد کے تسلیم کر لینے سے روک رہی ہے۔ آپ کہتے ہیں سن لو جو خدائے واحد کو اب بھی تسلیم نہیں کرتا وہ سب کچھ ہوسکتا ہے مگر ہومیو پیتھ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ہومیو پیتھ کا کلمہ کوئی دیگر نہیں بلکہ لا الہ الا اللہ ہی ہے۔

(ہومیوپیتھی کے راز ص 125)

یاد رہے کہ اگر مریض کی علامت میں چند ایک یا اکثر علامات روحانی نوعیت کی بھی ہوں تو ان کے لئے بھی ہومیوپیتھی میں بالمثل ادویہ موجود ہوتی ہیں۔

مثلاً غصہ، حسد، نفرت، کینہ پروری، وہم، خوف، ڈر، شراب یا نشے کی عادت۔ یہ انسان میں ممکنہ طور پر پیدا ہونے والے عوامل ہیں ہومیوپیتھی میں ایسی ادویہ موجود ہیں جو خاص طور پر انہیں عوامل کی اصلاح کرتی ہیں پھر ان عوامل یا کیفیات کے اندر بھی کئی جزئیات ہوتی ہیں۔ مثلاً خوف ہے یہ خوف کسی بھی قسم کا ہوسکتا ہے۔ مثلاً اندھیرے کا خوف، رات کو سونے کا خوف، موت کا خوف۔

دلچسپ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جتنی اقسام خوف کی ہیں ہو بہو انہیں کی بالمثل علیحدہ علیحدہ ہومیو ادویہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب پھر یہ سوال اٹھتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہوگیا کہ جس قدر انسانی مزاج اور کیفیات ہیں اسی قدر ان سے عین مماثلت رکھنے والی ادویہ بھی بن گئیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی ذات ہے جس نے جان بوجھ کر انسان کی فلاح اور ترقی کے لئے یہ ادویہ پیدا کی ہیں وہی ذات ہے جسے ہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ہستی کی ایک دلیل قرآن کریم نے یہ بھی دی ہے۔

''تو کبھی کوئی اختلاف اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں نہ دیکھے گا پس اپنی آنکھ کو لوٹا۔ کیا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے دوبارہ اپنی نظر کو لوٹا کر دیکھ تیری نظر تیری طرف تھک کر اور درماندہ ہو کر لوٹے گی''۔

(الملک: آیت 5,4)

اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں بھی بنائی ہیں جس طرز پر ہی کیوں نہ ہوں یا جہاں بھی ہوں اور ویسے وہاں ہونا بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہیں۔

مثلاً انسان کو جہاں ترقی کرنے کے قویٰ عطا کئے وہاں اسے اپنے خیالات کو عملی صورت میں لانے کے لئے عقل بھی دی اس کا جسم بھی اس کے مطابق بنایا۔ چونکہ اس کو محنت سے روزی کمانا تھی اس لئے اسے مادہ دیا کہ چل پھر کر اپنا رزق پیدا کرے، درخت کا رزق اگر زمین میں رکھا ہے تو اسے جڑیں دیں کہ وہ اس کے اندر سے پیٹ بھرے۔ اگر شیر کی خوراک گوشت رکھی تو اسے شکار کے لئے ناخن دیئے۔ برفانی ممالک میں کتے اور ریچھ پیدا کئے تو وہیں ان کتوں یا ریچھوں کو لمبے بال دیئے تاکہ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ بچھو بوٹی جس کے چھونے سے خارش ہونے لگتی ہے پیدا کی تو اس کے ساتھ ہی پالک کا پودا اگا دیا کہ اس کا علاج ہو جائے۔

ہومیو ادویہ جن مخصوص جگہوں یا ذرائع سے حاصل ہوتی ہیں ان جگہوں اور ذرائع سے حاصل ہونا بھی بڑا پُر حکمت معلوم ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

ہومیوپیتھی میں آرنیکا کو بہت اہم مقام حاصل ہے یہ دوا پہاڑی تمباکو کے پودے سے تیار کی جاتی ہے۔ پہاڑی تمباکو دوا کے طور پر لمبے عرصہ سے استعمال ہو رہا ہے۔ عرصہ دراز تک اسے چوٹوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا رہا۔ پہاڑی علاقوں میں چوٹیں کھانا اور گر جانا معمول کی بات ہے خدا تعالیٰ نے وہاں ہی اس کا علاج بھی پیدا کر دیا۔

اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی حکیم ہستی ہے کہ جس نے بڑی حکمت سے یہ ادویہ ہمارے لئے بنائی ہیں اور خاص طور پر ان جگہوں پر بنائی ہیں جہاں اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔

پھر ہومیو ادویہ جس طرح اور جس طرز سے عمل کرتی ہیں اس منظّم اور بے ضرر طریق کو دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔

انسانی جسم میں اگر اجنبی چیز داخل ہو جائے جسے جسم کا حصہ نہیں ہونا چاہئے مثلاً سوئی یا لوہے کا کیل، مچھلی کا کانٹا وغیرہ تو ہومیوپیتھی میں سلیشیا ایک ایسی دوا ہے جو اس اجنبی حصے کو بے ضرر طریق سے نکال باہر کرتی ہے۔ انسان (ڈاکٹرز) خود آپریشن کر کے ایسے بے ضرر طریق سے اس اجنبی حصے کو باہر نہیں نکال سکتے جس طرح سلیشیا نکال سکتی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

سلیشیا کا فعل سب دواؤں سے عجیب ہے مگر اتنا قطعی ہے کہ ایلو پیتھک ادویہ کے پاس وہ علاج ہی نہیں۔ ایک مریض نے سوئی نگل لی۔ انتڑیوں

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122591 میں Diky Abub Akbar Sidiq

ولد Diky Abub Akbar Sidiq قوم...... پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Diky Abub Akbar Sidiq گواہ شد نمبر 1۔ Muhammad Sidiq B Ryan گواہ شد نمبر 2۔ S/o Sukarja Banen Mubarik A S/o Muhammad Sidiq B

مسل نمبر 122592 میں Ahmad Jumadi

ولد Mad Sarip قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 80 سال بیعت 1974ء ساکن Kemang/Parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 36Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 18 لاکھ 2920 ہزار روپے انڈونیشین ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad Jumadi گواہ شد نمبر 1۔ Sopiyan Ahmadi S/o Ahmad Jumadi گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Robi Ul Hakim S/o Amir Husin

مسل نمبر 122593 میں Dede Rustandi

ولد Haerudin قوم.... پیشہ تجارت عمر 46 سال بیعت 1973ء ساکن Cimahi ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 26Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 28 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصور Trade مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dede Rustandi گواہ شد نمبر 1۔ Hermanto S/o Andi گواہ شد نمبر 2۔ Aca Cutarman S/o Maskawan

مسل نمبر 122594 میں Mubarak Ahmad

ولد Arma Jaya قوم.... پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mansilor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 238Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Trade مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mubarak Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Cecep Saputra S/o Arma Jaya گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Suparta

مسل نمبر 122595 میں Irmawati Faizah Annisa

زوجہ Athaul Wahid قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/Parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بصورت زیور 5 گرام 3 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Irawati Faizah Annisa گواہ شد نمبر 1۔ Athaul Wahid S/o S.Suherman گواہ شد نمبر 2۔ Erwin Purnama S/o Mk Soedjana

مسل نمبر 122596 میں Nasirudin Ahmad

ولد Sunarya قوم.... پیشہ درزی عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang /Parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان انڈونیشین روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 16 لاکھ انڈونیشین روپے At Season بصورت پراپرٹی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nasirudin Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Tatang Suhendar S/o Ruki گواہ شد نمبر 2۔ Erwin Purnama S/o Mk.Soed Jana

مسل نمبر 122597 میں Sri Widya Wati

زوجہ M.Sarip Gunawan قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت 1997ء ساکن Sinembah ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر ادئیگی 3 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sri Widya Wati گواہ شد نمبر 1۔ Muhammad Akram Djazuli S/o Sukari گواہ شد نمبر 2۔ Saripudin S/o Wagiran

مسل نمبر 122598 میں Saminem

زوجہ Sukisno قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Simp Kanan /Bagan /Sinembah ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 20 گرام 70 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے (2) حق مہر 500 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Saminem گواہ شد نمبر 1۔ Muhammad Akdram Djazuli S/o Sukari گواہ شد نمبر 2۔ Lisma Susanto S/o Sukisno

مسل نمبر 122599 میں Dian Diana

ولد Muhammad Obos قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rangka Sbitung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 800Sqm انڈونیشین روپے (2) زمین 200sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 47 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dian Diana گواہ شد نمبر 1۔ Rahmad Dopari S/o Suwandir گواہ شد نمبر 2۔ Tatang Muthar S/o Abidin

مسل نمبر 122600 میں M.Sarip Guna Wan

ولد Ismail (Late) قوم.... پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت 1997ء ساکن Simp Kanana /Bagan /Sinemga ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) The Cocount Plantantion انڈونیشین روپے (2) The Rubber Plantantion انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ M.Sarip Guna Wan گواہ شد نمبر 1۔ Sukisno S/o Kasdi گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Akram Djazuli S/o Sukari

مسل نمبر 122601 میں Lisma Susanto

ولد Sukisno قوم.... پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت 1998ء ساکن Simp.Khan /Bagan/ Sinemba ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Coconut Platation 2Hektar انڈونیشین روپے (2) مکان 7Sqm*9 انڈونیشین روپے (3) مکان 15Sqm*4 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 35 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Lisma Susanto گواہ شد نمبر 1۔ Sukisno S/o Kasdi گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Akram Djazuli S/o Sukari

مسل نمبر 122602 میں Rubiah

زوجہ Sulianto قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت 1992ء ساکن Simp .Khan /Bagan /Sinemba ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار انڈونیشین روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rubiah گواہ شد نمبر 1۔ Saripudin S/o Wagiran گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Akram Djazuli S/oSukari

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم راشد محمود صاحب معلم وقف جدید مانگا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ کے فضل وکرم سے ہماری مجلس مانگا ضلع سیالکوٹ کے دو بچوں کامران اظہر ابن مکرم ڈاکٹر اظہر محمود وڑائچ صاحب نے 13 سال اور ارسلان وقاص ابن مکرم وقاص احمد وڑائچ صاحب نے 7 سال کی عمر میں قران کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 24 فروری 2016ء کو بعد نماز مغرب ان کی تقریب آمین ہوئی۔ ان سے قرآن کریم کے مختلف حصے خاکسار نے سنے اور دعا بھی کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 1/H ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

بلال احمد واقف نو ابن مکرم محمود احمد صاحب نے 17 سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا دور مکمل کر لیا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ مورخہ 4 مارچ 2016ء کو بعد نماز جمعہ مکرم محمد عارف باجوہ صاحب صدر جماعت نے اس سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور مکرم حاجی ارشاد علی صاحب سیکرٹری مال نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو وقف کے تقاضوں کو سمجھنے اور قرآن کریم سے محبت اور اس کی تعلیم سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فرحان احمد صاحب کارکن شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد ذکاء اللہ صاحب کو شوگر کی وجہ سے کمزوری ہے۔ نیز والدہ مکرمہ مبشرہ ذکاء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ملت پارک سمن آباد لاہور کو جوڑوں کے درد کی شکایت رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے، شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع نارروال کی درج ذیل جماعتوں کو جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں تلاوت و نظم کے بعد مربیان سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے تقاریر کیں۔ بدوملہی، ڈیریانوالہ، کوٹ گھمن، لدھڑ کرم سنگھ، لجنہ ڈیریانوالہ اور نارووال شہر۔ اللہ تعالیٰ ان کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

محترمہ نصرت بیگم صاحبہ کی وفات

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی امام الدین صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا 29 جنوری 2016ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ 31 جنوری کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ نے بیت الرحمٰن میں بعد نماز ظہر پڑھائی۔ آپ کا جنازہ آپ کے تمام بچے امریکہ سے لے کر ربوہ آئے۔ مورخہ 3 فروری کو آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بعد نماز ظہر بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد دعا مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کروائی۔ مرحومہ 22 نومبر 1922ء کو قادیان میں حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر پیدا ہوئیں۔ مولوی صاحب دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک فوجی بحری جہاز میں بحیثیت دھوبی ملازمت کر کے سنگاپور اور وہاں سے انڈونیشیا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1992ء میں جلسہ سالانہ UK میں احمدی مستورات کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"نصرت بیگم صاحبہ نے اپنے خاوند سے زندگی کا اکثر حصہ دین کی خاطر علیحدہ گزارا۔ اور مالی لحاظ سے بھی محنت کر کے مولوی صاحب کی مددگار رہیں کہ بچوں کی اچھی پرورش کر سکیں اور مولوی صاحب کو دوری میں کوئی فکر نہ ہو۔"

آپ تقسیم ہند کے بعد پہلے سرگودھا شہر میں سیکرٹری لجنہ رہیں۔ پھر ربوہ میں حلقہ تحریک جدید کی لجنہ سیکرٹری اور کئی سال تک صدر لجنہ رہیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔ اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ بحیثیت صدر لجنہ کوارٹرز تحریک جدید اور ذاتی طور پر غریب پرور اور مظلوم عورتوں کا ہر وقت ساتھ دیتی تھیں۔ مہمان نواز تھیں اور کسی کو بھی بغیر حسب توفیق خدمت کے جانے نہ دیتی تھیں۔ آپ تقریباً 5 سال انڈونیشیا میں مقیم رہیں۔ مگر آب وہوا کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری ہدایت پر ربوہ واپس آ گئیں۔ آپ کے بچوں میں میرے علاوہ 4 بیٹیاں مکرمہ امامہ فرحت صاحبہ، مکرمہ نعیمہ ملک صاحب، مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ اور مکرمہ ثمینہ صاحبہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1: داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

منتخب امیدواران کی لسٹ 10 / اگست 2016ء کو ادارہ / نظارت تعلیم میں لگائی جائے گی۔ منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 11 / اگست کو ادارہ میں ہوگی۔

نوٹ: 1۔ انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

2۔ بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

3۔ حتمی داخلہ 31 دسمبر 2016ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم قمر بشیر مرزا صاحب ترکہ مکرمہ صفیہ شہناز صاحبہ)

مکرم قمر بشیر مرزا صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ صفیہ شہناز صاحبہ زوجہ مکرم حسن دین صاحب وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 13 محلہ دارالصدر بر قبہ 1 کنال 59 مربع فٹ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ روبینہ بشیر مرزا صاحبہ میرے حق میں دستبردار ہوگئی ہیں جبکہ مکرم شمس بشیر مرزا صاحب کی دستبرداری بعد میں بھجوا دی جائے گی۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شمس بشیر مرزا صاحب (بیٹا)

2۔ مکرمہ روبینہ بشیر مرزا صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرم قمر بشیر مرزا صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان ومعلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 8 / اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 8 / اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو یوم تحریک جدید منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

گل داؤدی

گل داؤدی کا نام لیتے ہی آنکھوں کے سامنے رنگا رنگ گھنی پتیوں پر مشتمل خوشنما اور دیدہ زیب پھول کھل اٹھتے ہیں۔گل داؤدی جسے مشرق کا رُو پہلا پھول کہتے ہیں، ہزارہا سال پرانی تاریخ کا حامل ہے۔یہ مشرق کا مغربی ممالک کیلئے ایک نفیس تحفہ شمار ہوتا ہے۔ اس کی کاشت انسانی نفاست پسندی اورحسن شناسی کی دلیل ہے۔

گل داؤدی کو نباتات کی بین الاقوامی زبان میں (Chrysanthemum)اردواور فارسی میں گل داؤدی،عربی میں باسوم،سندھی میں ڈوپھروگل اورسنسکرت میں ''سیتا'' کہتے ہیں۔انگریزی لفظ لاطینی کے الفاظ''کرائی ساس''اور''اینتھی مون'' کا مجموعہ ہے۔ان الفاظ کے معنی''سونا''اور''پھول'' کے ہیں۔

چین میں ایک خاص تہوار پرگل داؤدی سے مشروب تیار کیا جاتا ہے۔گل داؤدی کی بعض اقسام کی پنکھڑیاں چائے کی پتی کی طرح استعمال ہوتی ہیں ۔یہی پتیاں تکیوں میں روئی کی جگہ بھی استعمال ہوتی ہیں، ایسے تکیے موسم گرما میں اپنی خوشبو کے باعث روح کو ٹھنڈک اور فرحت پہنچاتے ہیں ۔ ماہرین نباتات کے مطابق گل داؤدی ہندی اور گل داؤدی چینی اس کی دواقسام ہیں۔

1795ء میں گل داؤدی کا پودا انگلستان لے جایا گیا اور کیو گارڈن کی زینت بنا۔ یورپ میں گلاب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت گل داؤدی کو حاصل ہے۔ 1931ء میں یورپ میں اس کی پہلی نمائش منعقد ہوئی اور علاقائی انجمنیں قائم کی گئیں۔ 1840ء میں ماہر نباتات باورتھ نے اس کی درجہ بندی کی اور 1843ء میں انگلستان کے مشہور ماہر نباتات رابرٹ فارچون نے چین کا سفرکیا اورتقریباً تمام اقسام اکٹھی کر کے انگلستان بھجوائیں ۔ 1862ء میں رابرٹ فارچون نے اسی سلسلہ میں جاپان کا دوسرا سفر کیا اور وہاں سے بھی تمام اعلیٰ اقسام اکٹھی کرکےانگلستان روزانہ کیں۔

پاکستان میں موجود اقسام میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔نیم دہرے داؤدی، چاک داماں داؤدی ، تکمہ داؤدی ، گولا داؤدی ، معکوس داؤدی، آفتابی داؤدی وغیرہ۔

(روزنامہ دنیا 13/اپریل 2015ء)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگروہ دن آرہے ہیں اوروہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی۔لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔ (الفضل 28/مارچ 1946ء)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 14 مارچ

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:18
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	12 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 مارچ 2016ء

6:40 am	بستان وقف نو
8:15 am	خطبہ جمعہ 11 مارچ 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	پیس کانفرنس 21 مارچ 2009ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ 23۔اپریل 2010ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ 12 مارچ 2016ء

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

چنگی تے ستھری شے دی ہٹی
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد: 0315-6215625
047-6215625

نئے لہنگے کرایہ پر حاصل کریں۔
تمام گرم ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس 047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10